۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:267)

کیا زمانۂ نبوی میں چاول تھے؟

- ”صبح بخیر“ کہنا کیسا؟ 3
- خرگوش کھانا کیسا؟ 5
- گھر میں مختلف جانور پالنا کیسا؟ 9
- ہیئر ڈریسر کا داڑھی مونڈنا کیسا؟ 11

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا زمانۂ نبوی میں چاول تھے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۶صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے لئے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور ایک قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا زمانۂ نبوی میں چاول تھے؟

سُوال: کیا نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں چاول تھے؟ نیز کیا ہاتھ سے چاول کھانا سنّت ہے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: "مدارجُ النبوت" جلد اول صفحہ نمبر: 457 تا 458 پر ہے کہ "حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دُنیاوی کھانے کا سردار گوشت ہے، اس کے بعد چاول۔" اسے ابو نعیم نے "اَلطِّبُّ النَّبَوِی" میں نقل کیا ہے۔[3] چاول کھانے سے 70 قوتیں بڑھتی ہیں اسے زہری نے کہا۔ ایسا ہی "مواہب" میں بھی ہے۔"[4] 70 قوتیں بڑھنا یہاں بطورِ مبالغہ کہا گیا ہے جیسے کسی کو کہتے ہیں "تمہیں 50

---

1 ...یہ رِسالہ ۲۵ جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۴۲ھ بمطابق 9 جنوری 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الطهارة، باب ما یذهب الوضوء من الخطایا، ۱/ ۴۰، حدیث: ۱۵۳۔

3 ...الطب النبوی، المقالة السابعة فی اللحوم وما یصنع منها، باب فی قوی اللحمان، ۲/ ۷۳۶، حدیث: ۸۴۹۔

4 ...المواهب اللدنیه، الفصل الثالث، النوع الاول فی عیشه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الماکل والمشرب، ۲/ ۱۲۸۔

مرتبہ سمجھایا ہے لیکن سمجھ نہیں آتی" یعنی کئی مرتبہ سمجھایا ہے اسی طرح چاول سے بھی بہت سی قوتیں بڑھتی ہیں۔ چاول زُود ہضم یعنی جلدی ہضم ہونے والی غذا ہے اور اس کے کئی فوائد ہیں لیکن بعضوں کو چاول ناموافق ہوتے ہیں، جیسے اگر کسی کو دائمی نزلہ ہو تو اسے موافق نہیں ہوتے کیونکہ اس سے بار بار نزلہ ہونے کا امکان رہتا ہے۔ چاول سے پیشاب بھی زیادہ لگتا ہے، لیکن مجموعی طور پر چاول اچّھی غذا ہے اور دنیا میں ہر جگہ کھائی جاتی ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے چاول پائے جاتے ہیں، لمبے لمبے چاول بھی ہوتے ہیں اور مکھی کے سر جتنے چھوٹے چھوٹے چاول بھی ہوتے ہیں، یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اور دنیا بھر میں مقبول ترین غذا ہے۔ چاول ہوں یا کوئی بھی کھانا ہو ہاتھ سے کھانا سنّت ہے۔[1] چمچ سے کھانا سنّت نہیں ہے۔ البتہ کوئی ایسا لیکویڈ ہے جو ہاتھ سے نہیں کھایا جاتا جیسے آج کل مختلف قسم کی میٹھی ڈشیں بنتی ہیں جو چمچ سے ہی کھائی جاتی ہیں تو انہیں چمچ سے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آج کل تو کھانے میں چاول ہوں یا اور کوئی ڈش، چمچ سے ہی کھاتے ہیں تاکہ ہاتھ آلودہ نہ ہو۔ ایسا کرنا سنّت نہیں ہے، حالانکہ سنّت میں عظمت ہے اور ہم تو ویسے بھی اہلِ سنّت ہیں ہمیں تو سنّت پر زیادہ عمل کرنا چاہیے لیکن اہلِ سنّت ہونے کا مطلب صرف سنّتوں پر عمل کرنا نہیں ہے بلکہ پورے عقائد کے اعتبار سے اہلِ سنّت ہونا مراد ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اہلِ سنّت اور اہلِ حق ہیں۔

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

نفسِ مُطْمَئِنّہ کیسے حاصل ہو؟

سُوال: نفسِ مُطْمَئِنّہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نفسِ مُطْمَئِنّہ بڑے نصیب والے لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ نفسِ مُطْمَئِنّہ کے لئے اچّھی صحبتیں، علم، اخلاص اور کثیر عمل ہونا چاہیے اور ان سب سے زیادہ اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال ہونا ضروری ہے، پھر نفسِ مُطْمَئِنّہ حاصل ہوتا ہے، ورنہ ہم لوگ تو نفسِ اَمّارہ کے قیدی ہیں، ہمارا نفس ہمیں جو حکم دیتا ہے ہم وہی کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفسِ مُطْمَئِنّہ نصیب فرمائے۔

1 ......مسلم، کتاب الاطعمة، باب استحباب لعق الاصابع والقصعة، ص ۸۶۴، حدیث: ۵۲۹۷۔

www.dawateislami.net

”صبح بخیر“ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا ”صبح بخیر“ کہنا درست ہے؟(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“ کہنا سنّت ہے، کیونکہ اس میں مطلقاً سلامتی کی دعا ہے کہ تمہارا دین وایمان سلامت رہے، تمہارا مال، تمہاری عزت و آبرو سب سلامت رہے۔ اب اگر کوئی ”صبح بخیر“ کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری صبح اچھی ہو۔ تو اس کی دوپہر، شام اور رات کا کیا بنے گا؟ اس لئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا جائے کیونکہ سنت میں عظمت ہے۔ البتہ ”صبح بخیر“ کہنا گناہ کا کام نہیں ہے بلکہ یہ بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ Good morning، Good After noon اور Good night جیسے الفاظ بولے جاتے ہیں یہ بھی کہنا جائز ہیں لیکن یہ سب الفاظ مسلمانوں کے نہیں ہیں۔ اب جن کے نصیب میں یہ الفاظ ہیں وہ یہ بولیں اور ہمارے نصیب میں سلام کرنا ہے تو ہم ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ“ کہیں گے۔

گاڑی میں قرآنِ پاک رکھنا اور میوزک چلانا کیسا؟

سُوال: بَرَکت کے لئے گاڑی میں قرآنِ پاک رکھنا اور اُسی گاڑی میں میوزک بجانا کیسا؟(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بَرَکت کے لئے قرآنِ کریم گھر میں، گاڑی میں یا کسی بھی ادب والی جگہ رکھنا اچھا عمل ہے اور اسے دیکھ کر پڑھنا بَرَکت جبکہ قرآن پاک پر عمل کرنا نجات ہے۔ البتہ کسی گاڑی میں قرآنِ پاک ہو یا نہ ہو اس میں میوزک بجانا گناہ ہے۔ ہر مسلمان کے گھر میں قرآنِ پاک ہوتا ہے لیکن پھر بھی تقریباً ہر گھر میں ہی گانا بج رہا ہوتا ہے، بلکہ اب تو ہر جیب میں موبائل کی میوزیکل ٹون کی صورت میں میوزک بج رہا ہوتا ہے جو کہ ناجائز و گناہ ہے۔[1] جو لوگ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کے قریب ہوتے ہیں اور گناہوں سے بچنے کا ذہن ہوتا ہے وہ میوزیکل ٹون سے بچتے ہیں اور کوئی ایسی سادہ ٹون رکھتے ہیں جو میوزک نہیں ہوتی۔ باقی تو بے چارے کئی دعوتِ اسلامی میں آنے جانے والے بھی میوزیکل ٹون لگائے ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی ایسا شخص ملنے آجائے جو زیادہ قریب نہیں ہوتا تو اس کے فون سے بھی میوزک والی ٹون بجنے لگتی ہے۔

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ٩/٦٥١۔

www.dawateislami.net

(نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) جب اس طرح کا کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جنہیں کوئی اَثر نہیں پڑتا یعنی وہ بے باک ہوتے ہیں جبکہ دوسرے ایسے ہوتے ہیں جنہیں گھبراہٹ ہونا شروع ہو جاتی ہے، پھر وہ کہتے ہیں ”یار بچے نے ٹون بدل دی تھی“ تو کیا اس کے بارے میں حسنِ ظنّ رکھا جاسکتا ہے ؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہاں حسنِ ظنّ کی صورت بن سکتی ہے، ہو سکتا ہے بے چارے کو کسی کا فون نہ آتا ہو اور بچے نے ٹون بدل دی پھر آپ کے سامنے اس کا پہلی مرتبہ فون بجا ہو تو یوں حسنِ ظنّ رکھا جاسکتا ہے، لیکن اگر بچے نے نہیں بدلی پھر یہ کہا تو جھوٹ ہو جائے گا۔

تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام رکھنا کیسا؟

سُوال: تاریخِ پیدائش کے حساب سے بچوں کے نام رکھنے کی کیا حقیقت ہے ؟(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام رکھنا ضروری نہیں ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں عبد اللہ اور عبد الرحمٰن نام رکھنے کے فضائل آئے ہیں[1] اور محمد نام رکھنے کے بارے میں ترغیب آئی ہے کہ جو اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام سے بَرَکت لینے اور تعظیم کی نیت سے اپنے بیٹے کا نام ”محمد“ رکھے گا اُس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔[2]

(مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) تاریخ کے حساب سے نام رکھنے میں بزرگوں کا دوسرا انداز رہا ہے۔ ہمارے ہاں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے کا اثر ہوتا ہے لیکن ہمارے بزرگوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ تاریخِ پیدائش اور تاریخِ وفات کے حساب سے نیک فال کے طور پر نام نکالا کرتے تھے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام ”محمد“ تھا اور داداجان نے آپ کو ”احمد رضا“ کہہ کر پکارا۔ ۱۲۷۲سنِ ہجری میں آپ کی پیدائش ہے اسی کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت نے خود اپنا تاریخی نام ”الْمختار“ نکالا۔ مختار میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفت ہے اور سرکار کا نام ہے۔ مختار کا معنیٰ ”چُنا ہوا“ ہے۔ لیکن

1 ...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے ناموں میں سے اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبدُ اللہ اور عبدُ الرحمٰن ہیں۔“ (مسلم، کتاب الآداب، باب النہی عن التکنی بابی القاسم...الخ، ص۹۰۸، حدیث:۵۵۸۷)

2 ...... کنز العمال، کتاب النکاح، جزء: ۱۶، ۸/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۵۔

اعلیٰ حضرت کا یہ نام پکارنے کے لئے مشہور نہیں ہے بلکہ لوگ آپ کو امام احمد رضا خان کے نام سے پکارتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کی مخالفت بھی کرتا ہے تو وہ المختار کے نام سے مخالفت نہیں کرتا کیونکہ اس نام سے لوگوں کی توجہ حاصل نہیں ہوتی۔

خرگوش کھانا کیسا؟

سُوال: کیا خرگوش کھانا حلال ہے۔(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: خرگوش کھانا حلال ہے[1] اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خرگوش کا گوشت تناول فرمایا ہے۔[2]

کیا Average Bill کی وجہ سے گھر کی لائٹیں جلا کر رکھ سکتے ہیں؟

سُوال: کچھ عرصہ پہلے آپ نے ایک مدنی مُذاکرے میں فرمایا تھا کہ "بعض لوگ گھر کی دو تین لائٹین جلا کر شہر سے باہر چلے جاتے ہیں، یہ اِسراف کی صورت ہے۔" اگر ہم گھر کی ساری لائٹیں بند کر کے شہر کے باہر چلے جائیں تو اس کے باوجود بجلی کا متعلقہ محکمہ Average Bill بنا کر بھیج دیتا ہے۔ کیا اس Average Bill سے بچنے کے لئے گھر کی دو تین لائٹیں جلا کر جاسکتے ہیں؟

جواب: میں نے مطلقاً لائٹیں جلا کر رکھنے کو اِسراف نہیں کہا ہوگا۔ اگر ضرورت ہو تو جلاسکتے ہیں، البتّہ اگر لائٹیں نہ جلنے کی صورت میں بھی محکمہ بل بھیجتا ہے تو یہ محکمے کی بدمعاشی ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس محکمے میں کام کرنے والے افراد میٹر ریڈنگ میں سُستی کرتے ہیں اور اندھیرے میں تیر چلانے کے موافق Average Bill بنا کر بھیج دیتے ہیں، ایسا کرنے والے گناہ گار ہوں گے کیونکہ انہیں تنخواہ میٹر ریڈنگ کی دی جاتی ہے۔ انہیں اچھی طرح میٹر ریڈنگ کرنی چاہیے کیونکہ اگر اپنے اندازے سے بل کم لکھیں گے تو حکومت کو نقصان ہوگا اور اگر زیادہ لکھیں گے تو Consumer (یعنی صارف) کو نقصان ہوگا۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں اور بھی کئی چیزوں میں اندازے سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے کسی شخص نے کوئی چیز آدھا کلو مانگی تو کچھ مقدار میں بھر کر دیتے ہیں یا کوئی چیز گنتی کر کے دی جاتی ہے اور وہ کسی نے 50 مانگی تو اندازے سے ہاتھ میں بھر کر دیتے ہیں پھر ان سے کہا جائے کہ وزن کرلو یا گنتی کرلو تو کہتے ہیں کہ "ہمارے ہاتھ تُلے

1 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۲۲۔

2 ......عمدۃ القاری، کتاب الھبۃ، باب قبول ھدیۃ الصید، ۹/ ۳۸۶، تحت الحدیث: ۲۵۷۲۔

www.dawateislami.net

ہوئے ہیں جتنا مانگا ہے اس سے کم نہیں نکلے گا" یہ سب صورتیں جائز نہیں ہیں۔[1] جو چیز وزن سے بکتی ہو تو اسے وزن کرکے ہی بیچا جائے۔ اور جو چیز گِن کر دی جاتی ہے اسے گِن کر دینا لازمی ہو گا، اندازے سے کام نہیں چلے گا۔ جو لوگ اندازے سے چیزیں بیچ رہے ہوتے ہیں ان سے خریدنا نہیں چاہیے بلکہ ان سے وزن کروا کر چیز لینی چاہیے۔ اگر کسی سے اندازے سے لینا ہو تو اس میں بچت کی صورت یوں بھی نکل سکتی ہے جیسے آپ کو معلوم ہے کہ 10 روپے کا آدھا پاؤ دہی ملتا ہے اور دکان والا اندازے سے دیتا ہے تو آپ اسے یوں نہ کہیں کہ 10 روپے کا آدھا پاؤ دہی دے دو بلکہ اس سے یوں کہیں کہ 10 روپے کا دہی دے دو اب 10 روپے کا جتنا بھی دے اگر ہم وہ لے لیں گے تو یہ جائز صورت ہو گی، لیکن ہمارے ہاں اتنی احتیاطیں کرتا کون ہے!!

(جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت ابو اسید حاجی عبید رضا عطاری نے فرمایا:) سوال میں Average Bill کے بارے میں پوچھا گیا حالانکہ Average Bill تو وہاں بھیجا جاتا ہے جہاں میٹر نہیں لگا ہوتا، انہوں نے میٹر کے لئے Apply کیا ہوتا ہے، پھر جتنے کلو واٹ بجلی کے لئے Apply کیا ہوتا ہے اس کے مطابق کمرشل (Commercial) علاقے میں Average Bill بنا کر بھیج دیا جاتا ہے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) میں نے سوال کے مطابق جواب دیا ہے۔ اگر قانونی طور پر درست ہو اور خیانت نہ ہو تو لائٹیں جلا کر جانے کی حاجت نہیں ہے، ورنہ بلب کا نقصان بھی ہو گا اور گورنمنٹ کی بجلی بھی ضائع ہو گی جس کی ساری کسر گرمیوں میں لوڈ شیڈنگ کے نام پر نکالی جائے گی اور غریبوں کے لئے بہت سے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ بہر حال! ہمارے ہاں دکان، بازار، مسجد، مدرسہ ہر جگہ ہی بجلی کا اسراف کیا جاتا ہے۔ چند سال پہلے حاجی عبدُالحبیب عطاری نے بتایا تھا کہ آپ یہاں تو بجلی کے اسراف پر کُڑھتے رہتے ہیں، جبکہ یوکے اور دیگر ممالک میں ایک ہی بٹن سے پوری مسجد کی لائٹیں جلتی ہیں، اگر کوئی ایک شخص بھی نماز پڑھنے آتا ہے تو وہ ایک بٹن سے ساری لائٹیں جلاتا ہے۔ بیرونِ ملک میں ہمارے مراکز کے اسلامی بھائیوں سے یہی اِلتجا ہے کہ شریعت کے مطابق مساجد اور مدارس کی لائٹوں کا انتظام کیا کریں۔ اب تو ہمارے پاکستان میں بھی ایک بٹن سے چار چار لائٹیں جلانے کا رواج ہے۔ گھر میں

---

1 ......بہارِ شریعت، ۲/ ۷۳۸، حصّہ: ۱۱۔

www.dawateislami.net

اگیزوسٹ فین (Exhaust fan) ہوتا ہے جس کے بٹن کے ساتھ ایک لائٹ کی فٹنگ بھی ہوتی ہے، جب بھی اگیزوسٹ چلایا جاتا ہے تو وہ لائٹ لازمی جلتی ہے اب چاہے وہ لائٹ سورج کے سامنے شرما رہی ہو لیکن وہ جلتی رہتی ہے اور اس کے بارے میں کسی کو فکر بھی نہیں ہوتی۔ مختلف لائٹوں کے فیشن چلتے ہیں جیسے ٹیوب لائٹ پر شاپر چڑھاتے ہیں جس سے روشنی کم ہو جاتی ہے، یہ فیشن بھی پرانا ہو گیا ہے اب تو نہ جانے کون سے ٹرینڈ چل رہے ہوں گے۔ ایک کمرے میں بہت سارے بلب لگائے جاتے ہیں جن کی حاجت نہیں ہوتی، ان سب کا پیسا کس کھاتے میں جائے گا!!

(نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) یہاں میرے پیچھے سات بلب لگے ہوئے ہیں جن کا ایک ہی بٹن ہے اسی طرح Four ceiling کی چھت میں لائٹیں ہوتی ہیں جن کا ایک ہی بٹن ہوتا ہے اس کے علاوہ جشنِ ولادت کے موقع پر لائٹنگ کی جاتی ہے اس میں بھی بہت ساری لائٹوں کا ایک ہی بٹن ہوتا ہے۔ یہ سب لائٹیں زینت کے لئے ہوتی ہیں اور ایک ساتھ ہی جلائی جاتی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو الگ سے جلایا جائے گا تو بُری لگتی ہیں۔ اس طرح کی لائٹوں کے ایک بٹن ہونے پر عُرف بھی ہے۔ اس بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر ایسی جگہوں پر زینت مقصود ہے اور لوگ اس زینت سے فائدہ بھی اُٹھا رہے ہیں تو اس کا جائز ہونا ظاہر ہے۔ لیکن اگر کسی کو زینت مقصود نہ ہو بلکہ اسے روشنی چاہیے جیسے کچن میں، یا کسی کمرے میں کتاب پڑھنی ہے تو ایک لائٹ ہی جلائیں گے۔ اب اگر وہاں ساری لائٹوں کا ایک ہی بٹن ہو گا تو ساری لائٹیں جلانی پڑیں گی۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ہمارے گھروں میں روشنی کے لئے الگ سے بلب اور لائٹیں ہوتی ہیں اور فینسی بلب پاور کم لیتے ہیں اور ان کا ایک بٹن لگایا جاتا ہے، اگر یہ بلب زینت کے لئے ہوں تو ٹھیک ہو گا اور اگر بلا ضرورت ہو تو درست نہیں ہو گا؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"[(1)] فتاویٰ رضویہ شریف میں اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں "دن ہے اور باہر سے روشنی آ رہی ہے، اب بلا وجہ دروازہ بند

---

1 ......بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/ ۶، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

کرکے بلب روشن کرلیا تو یہ اسراف ہو گا۔“(1) البتّہ اگر کوئی وجہ ہو تو اِسراف نہیں جیسے آج کل شہر کراچی میں سردیاں ہیں، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں اب اگر کسی نے سردی سے بچنے کے لئے دروازہ بند کیا اور بلب جلایا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن بلاوجہ دروازہ بند کرکے بلب جلایا تو اسراف ہو گا۔ میں تو برسوں سے ایک ہی بات کہہ رہا ہوں کہ اگر ضرورت ہے تو 100 بلب جلاؤ لیکن اگر ضرورت نہیں ہے تو ایک بلب بھی کیوں!! سڑکوں کی لائٹیں وقت پر بند ہو جاتی ہیں اور کبھی تو وقت سے پہلے ہی بند ہو جاتی ہیں کیونکہ فجر کے لئے نمازی آرہے ہوتے ہیں، اب اگر راستے میں روشنی نہیں ہوگی تو نمازیوں کو تکلیف کا سامنا ہو گا ظاہر ہے سارا زمانہ ہی بے نمازی تو نہیں ہے جنہیں اللہ پاک توفیق دیتا ہے وہ تو جماعت کے ایسے عادی ہوتے ہیں مسجد کے بغیر انہیں نماز پڑھنے میں مزہ ہی نہیں آتا۔ بہر حال! جہاں جتنی ضرورت ہو اتنے بلب اور جتنی دیر کے لئے ضرورت ہو اتنی دیر تک جلائے جائیں، لیکن ایسا کرتے نہیں ہیں۔ اب میرے پیچھے جو بلب لٹکے ہوئے ہیں یہ اسکرین (Screen) کی خوبصورتی کے لئے ہیں، ان کی وجہ سے لوگ پروگرام کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس لئے ان کا لگانا سمجھ بھی آتا ہے لیکن اصل مقصود تو عوام کو نیکی کی دعوت پہنچانا ہے، بلب دکھانا نہیں۔ میرا پرانا ذہن تو سب کو معلوم ہے کہ میں ہر چیز میں سادگی پسند کرتا ہوں، اسکرین پر لوگ بندے کو دیکھنے اور سننے آتے ہیں، بلب اور ڈیزائن دیکھنے نہیں آتے اور اب بھی میرا یہی ذہن ہے۔ اگر کہیں پتا چلے کہ حاجی عمران عطاری کا بیان ہے تو کوئی یہ نہیں پوچھے گا کہ کتنے بلب لگاؤ گے؟ اسٹیج سجاؤ گے یا نہیں؟ بلکہ لوگ صرف حاجی عمران کو دیکھنے اور سننے کے لئے آئیں گے۔ لیکن آج کل یہ سب چیزیں عُرف کی ضرورت بن گئی ہیں اس لئے چل رہی ہیں۔ ہمارے گھر میں ٹیوب لائٹ نہیں تھی، پیلی روشنی والے بلب ہوتے تھے جو اپنی مرضی کے مطابق روشنی دیا کرتے تھے، پنکھا بھی نہیں تھا ہم سب بہن بھائی باری باری گتّا پکڑ کر ایک دوسرے کو ہوا دیتے تھے۔ کھٹمل کہتے تھے ”سو کر دکھاؤ!“ اور ہم بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سو جایا کرتے تھے، فریج کا نام بھی نہیں سنا تھا، کھانا لٹکانے کے لئے ٹوکری ہوتی تھی جسے ہم ”چھکا“ کہتے تھے۔ لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب تو بہت زیادہ ترقّی ہو گئی ہے، ہر طرف نعمتوں کی کثرت ہے یعنی مبالغۃً یوں کہا جاسکتا ہے کہ نعمتیں گلے پڑ گئی ہیں۔ بعض اوقات تو ڈر لگتا ہے

(1) فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۲۱۹-۲۲۰۔

www.dawateislami.net

کہ یہ سب نعمتیں کہیں اِستِدراج تو نہیں!! ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی)۔ اس وقت کون جواب دے سکے گا! کیوں کھایا؟ کیوں پیا؟ یہ قدم کیوں اٹھایا؟ ادھر قدم کیوں رکھا؟ اسی طرح ہر نعمت کے بارے میں سُوال کیا جائے گا اس وقت کیا جواب دیں گے!! حدیثِ پاک میں ہے "جب تک کپڑوں میں پیوند نہ لگالو انہیں پُرانا نہ سمجھو۔"[2] لیکن ہمارے ہاں تو اگر کپڑے کی تھوڑی سی چمک بھی ختم ہوجائے تو وہ کپڑے کسی غریب کو دے دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی راہ میں اچھا تو ہم دے نہیں سکتے کہ غریب کو نئے کپڑے بنوا کر دے دیں اور پھر غریب کو دیتے وقت کہتے ہیں "ہم اللہ کی راہ میں دے رہے ہیں" حالانکہ اگر کوئی غریب نہ ملتا جسے وہ کپڑے دیتے تو کیا وہ کپڑے ہم پہن کر پھرتے!! ہرگز نہیں۔ اس کا مطلب ہم غریب کو نہیں دے رہے بلکہ اپنی جان چھڑا رہے ہیں۔ ہمارے بھی عجیب و غریب حالات ہیں۔ سادگی اپنائیں، لباس، مکان، غذا، بستر اور مزاج ہر شئے سادی ہونی چاہیے۔ ہم صرف شعر میں ہی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی کی صفت بیان کرتے ہیں لیکن ہمارے کسی معاملے میں سادگی نہیں ہوتی۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات!

تیری سادگی پہ لاکھوں تیری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

گھر میں مختلف جانور پالنا کیسا؟

سُوال: لوگ اپنے گھروں میں مختلف جانور پالتے ہیں۔ پنجرے میں پلنے والے جانور اور جنگل میں آزاد گھومنے والے جانور کی عمروں میں فرق ہوتا ہے۔ آسٹریلین طوطے کے بارے میں سائنسی تخمینہ یہ لگایا گیا ہے کہ جنگل میں اس کی عمر چار سے پانچ سال کے درمیان ہوتی ہے جبکہ پنجرے میں اس کی عمر چھ سے 10 سال تک ہوتی ہے۔ لوگ اپنے بچوں کو پالتو جانور لے کر دیتے ہیں تاکہ ان میں ہمدردی پیدا ہو۔ کیا ان جانوروں کو پال سکتے ہیں؟ نیز اگر پال سکتے ہیں تو انہیں

1 ......پ۳۰، التکاثر:۸۔

2 ......ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی ترقیع الثوب، ۳/ ۳۰۲، حدیث:۱۷۸۷۔

www.dawateislami.net

پالنے میں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: آسٹریلین طوطا بڑا دِلچسپ پرندہ ہے، گھر کی رونق ہوتا ہے۔ طوطے کی بہت ساری قسمیں ہوتی ہیں جن میں بولنے والے طوطے ہوتے ہیں انہیں جو سکھایا جائے وہی بولتے ہیں، اچھا سکھائیں گے تو اچھا بولیں گے، بُرا سکھائیں گے تو بُرا بولیں گے۔ طوطا اور جن جانوروں کے پالنے کی ممانعت نہیں ہے انہیں پال سکتے ہیں۔ البتہ جانور پالنے میں یہ احتیاط کی جائے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو، ان کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے، کیونکہ اگر یہ آزاد ہوتے تو کھا پی لیتے، لیکن اب پنجرے میں ہیں تو ہمارے مہمان ہیں ہمیں ہی انہیں کھلانا پلانا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ''انہیں 70 مرتبہ دانہ دو۔''(1) یعنی انہیں کھانے پینے کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ امام قُرطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ''جس گھر میں اُس کی بلی کو اس کی خوراک اور ضروریات نہ ملیں اور جس کے پنجرے میں بند پرندوں کی پوری خبر گیری نہ ہوتی ہو تو وہ کتنی ہی عبادت کرلے، مُحسنین میں شمار نہیں ہوگا۔''(2) مُحسنین مُحسن کی جمع ہے اور مُحسن کا معنی نیکی اور احسان کرنے والا۔ یعنی اگر کوئی بندہ جانوروں کو تکلیف دیتا ہے تو وہ کتنی ہیں عبادت کرلے اسے نیک شمار نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اتنی مہارت اور سمجھ بھی ہونی چاہیے کہ انہیں اتنا زیادہ بھی نہ کھلادیا جائے کہ یہ بیمار ہی پڑ جائیں۔ پالنے والوں کو اتنی معلومات ہونی چاہیے کہ انہیں کیا کھلانا ہے؟ کتنا کھلانا ہے؟ اور جو اِن کی غذا ہو وہی کھلائی جائے ورنہ بچوں کی طرح ٹافیاں اور چپس کھلائیں گے تو بچوں کی طرح ان کا بھی علاج کروانا پڑے گا اور علاج بھی اسی جانور کا کروائیں گے کہ جو قیمت میں مہنگا ہوگا۔ طوطا ہو تو اسے بار بار پنجرے سے نہ نکالا جائے نہ اُچھالا جائے کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ بد حواس ہو کر بھاگتا ہے اور بعض اوقات اپنی چونچ کے بَل دیوار سے ٹکراتا ہے جس سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ہم پنجاب کے دورے پر تھے تو ہم پنجاب کے کسی جنگل سے گزرے جہاں چکور بہت پائے جاتے ہیں تو ایک چکور ہمارے کار سے آکر ٹکرایا اس بے چارے کی چونچ پھنس گئی تھی۔ جب اتر کر دیکھا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ چکور پاکستان کا قومی پرندہ ہے اور اسے کھانا حلال ہے۔ بہر حال! طوطے کو بلا ضرورت پنجرے سے نکالا بھی نہ جائے۔ سوال میں یہ بھی

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۶۴۴۔

2 ...... تفسیر قرطبی، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۹۰، الجزء العاشر، ۵/ ۱۲۲۔

بتایا گیا کہ آسٹریلین طوطوں کی عمر پنجروں میں زیادہ ہوتی ہے اور جنگل میں کم ہوتی ہے مجھے یہ تحقیق سن کر حیرت ہوئی کہ آزاد گھومنے والے کی عمر کم ہے اور پنجرے میں قید کی عمر زیادہ ہے۔ لیکن بقیہ جانوروں میں جو جانور آزاد گھومتے ہیں ان کی صحت اچھی ہوتی ہے اور ہم انسانوں کی صحت کے لئے بھی وہ مفید ہوتے ہیں، جیسے مرغیوں میں فارمی بھی ہوتی ہے اور دیسی بھی ہوتی ہے اور آج کل تو دیسی مرغیوں کی فارمنگ بھی ہونے لگی ہے لیکن جو مرغی باہر گھوم پھر کر کھاتی پیتی ہے وہ دوسری مرغیوں سے صحت اور غذائیت میں بہتر ہوتی ہے اسی طرح بکروں اور گایوں کی فارمنگ کی جاتی ہے ان میں بھی چرنے والے بکرے اور گائیں دیگر سے بہتر ہوتے ہیں۔ مچھلیوں کی فارمنگ بھی کی جاتی ہے۔

ہیئر ڈریسر کا داڑھی مونڈنا کیسا؟

سُوال: میں ہیئر ڈریسر کا کام کرتا ہوں۔(1) ہمارے پاس کچھ کسٹمرز ایسے آتے ہیں جن کی پوری شرعی داڑھی ہوتی ہے، وہ داڑھی کٹوانے آتے ہیں۔ جب ہم انہیں منع کرتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے ہمارے پاس آنا بھی چھوڑ دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟(2) بال کاٹتے ہوئے یا خط بناتے ہوئے زخم لگ جاتا ہے تو ایسی صورت میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ (محمد کاشف عطاری۔ گولیمار، کراچی)

جواب: (1) ہیئر ڈریسر کا داڑھی مونڈنا یا ایک مٹھی سے کم کرنا گناہ ہے اور اس کی اجرت خبیث یعنی حرام ہوگی۔[1] چہرے پر ناجائز تراش خراش کروانا بھی جائز نہیں ہے، جیسے کچھ لوگ بچی (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے) بال کٹواتے ہیں۔ "دار الافتا اہلِ سنّت" کے فتوے کے مطابق یہ بھی ناجائز ہے اور "بہارِ شریعت" میں اسے بدعت لکھا ہے۔[2] البتہ اگر دو چار بال ایسے ہوں جو منہ میں آجاتے ہوں تو انہیں کاٹنے میں حرج نہیں ہے۔ آنکھ اور کان کی سیدھ میں جو ہڈی ہے وہاں سے داڑھی شروع ہوتی ہے اس کے اوپر قلمیں ہوتی ہیں، قلموں سے نیچے وہی بال کاٹ سکتے ہیں جو ایک مٹھی سے بڑھ گئے ہوں۔ داڑھی کے علاوہ گال پر بالوں کا رواں جم جاتا ہے اسے بھی کاٹ سکتے ہیں۔ داڑھی کے ان مسائل کے بارے میں کئی مذہبی لوگوں کو بھی نہیں معلوم ہوتا، وہ بھی خط بنواتے ہوئے اتنے زیادہ بال صاف کروالیتے

1 ...... وقار الفتاویٰ، ۱/ ۲۵۹۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۸۵، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

ہیں کہ ایسا ڈیزائن بن جاتا ہے جو جائز نہیں ہوتا۔ داڑھی مرد کا حُسن ہے۔ جس کو داڑھی کی سمجھ نہیں آتی وہ میری سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ اسے مردوں کا حُسن پسند نہیں ہے بلکہ عورتوں والا چہرہ پسند ہے۔ بہر حال ہمارے معاشرے میں داڑھی منڈانا اتنا عام ہو گیا ہے کہ ابھی میری باتیں سن کر غصہ آرہا ہو گا کہ یہ "مولانا لوگ تو داڑھی داڑھی کرتے رہتے ہیں" تو آپ بھی ہم سے دوستی کر لو اور پوری پوری داڑھیاں رکھ لو۔ جس نبی کا کلمہ پڑھا ہے ان کی بھی داڑھی تھی تو اپنا دِل اور سر بار گاہِ رسالت میں جُھکا دیجئے اور داڑھی بڑھانے کی نیت کر لیجئے۔ اگر بار گاہِ رسالت میں سر نہیں جھکائیں گے تو کہاں جھکائیں گے!! یہاں سر جھکانے سے مراد سجدہ کرنا نہیں ہے بلکہ اَدب اور عقیدت سے سر جھکانا مراد ہے۔

در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھتا
ہر گناہ یاد آتا دل خَجِل خَجِل جاتا

(2) بال کاٹتے ہوئے اگر کٹ لگ جائے تو کسٹمر کو بتا بھی دیں اور اس سے معذرت بھی کر لیں۔ لیکن کسٹمر کو کٹ لگنے کا بتاتے نہیں ہیں کیونکہ اگر کسٹمر کو بتا دیں گے تو وہ گلے پڑ جائے گا اور باتیں سنائے گا۔ حج کے دنوں میں احرام سے باہر ہونے کے لئے جب حلق کروا رہے ہوتے ہیں تو وہاں کئی لوگوں کے کٹ لگتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں رش ہوتا ہے اور ہر کسی کو جلدی ہوتی ہے اس لئے جلدی جلدی میں کٹ لگ جاتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں جو کٹ لگتے ہیں اس میں کچھ لوگوں کے تو بہت سے زخم ہو جاتے ہیں، جو اناڑی نائی ہوتے ہیں جب یہ شروع ہوتے ہیں اور بلیڈ کو گرانے کے بجائے سائیڈ پر کر دیتے ہیں تو پورا سر ہی چھیل دیتے ہیں۔ لیکن جب بھی کسی کسٹمر کو کٹ لگتا ہے تو معذرت نہیں کرتے۔ اگر کسی کو ہلکا سا کٹ لگتا ہے تو بعض اوقات اسے محسوس بھی نہیں ہوتا انہیں اگر بتا بھی دیا جائے تو محسوس بھی نہیں کرتے بلکہ سر کھجاتے ہوئے چلے جاتے ہیں، مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہلکے سے کٹ پر بھی غصہ کرنے لگتے ہیں اور لڑائی جھگڑے پر اتر جاتے ہیں، پھر نائی ایسوں کو کٹ لگنے کا بتاتے بھی نہیں ہیں۔ بہر حال کوئی بھی صورت ہو، معمولی سا کٹ ہو یا زیادہ بڑا کٹ لگ گیا ہو کسٹمر کو بتائیں اور اس سے معذرت بھی کر لیں۔ بتا دینے میں زیادہ عافیت ہے کیونکہ اگر کسٹمر شوگر کا مریض ہو اور اسے کٹ لگ جائے تو اس کے لئے زیادہ آزمائش ہو جائے گی، ہو سکے تو شوگر کے مریضوں کے

لئے دوائی کا اہتمام بھی رکھیں تاکہ اگر کبھی ایسی صورت پیش آئے تو آزمائش کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ عموماً جو معیاری ہیئر ڈریسر ہوتے ہیں وہ کٹ بھی لگنے نہیں دیتے، ان کے اوزار اچھے اور کاریگر ماہر ہوتے ہیں جو کہ کٹ لگنے نہیں دیتے۔

کیا داڑھی ایک مٹھی ہونے سے پہلے کٹوا سکتے ہیں؟

سُوال: لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے کہ جو یہ سمجھتی ہے کہ جب کوئی پوری ایک مٹھی داڑھی رکھ لے گا تو اب وہ دوبارہ نہیں کٹوا سکتا، لیکن اگر ایک مٹھی داڑھی نہیں ہے تو وہ داڑھی کٹوا سکتا ہے۔ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

(مفتی حسان صاحب کا سُوال)

جواب: بالغ ہوا، داڑھی نکلی تو رکھ لے۔ داڑھی کٹوائے گا تو گناہ گار ہو گا۔[1] البتّہ ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو ایک مٹھی سے زائد بال کٹوا سکتے ہیں۔[2] ایک مٹھی سے کم رکھنے والا بھی گناہ گار ہے اور شروع سے منڈواتے رہنا بھی گناہ ہے۔ میری جب داڑھی نکل رہی تھی تو مجھے بھی کسی نے کہا تھا کہ ”سوچ کر داڑھی رکھنا فلاں نے داڑھی رکھ کر کٹوائی تو یوں یوں ہو گیا۔“ اس وقت دَور بھی ایسا تھا کہ آس پاس داڑھی والے بہت کم دکھائی دیتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ہمت نہیں ہاری۔

قرآنِ کریم پڑھنے میں استقامت کیسے حاصل ہو؟

سُوال: یہ ارشاد فرمائیں کہ قرآن پاک پڑھنے میں استقامت کیسے حاصل ہو اور اس کے پڑھنے میں کیا احتیاطیں ہونی چاہئیں؟ (جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سُوال)

جواب: میں قاضی مسجد اولڈ ٹاون کے ایک امام صاحب پر رشک کرتا تھا جو کہ وفات پا گئے ہیں، انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ ”میں روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرتا ہوں۔“ میں نے تو ایک ہی دیکھا تھا، پہلے مفتی فاروق صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عمل سے ترغیبات کا سلسلہ ہوا تھا تو ہم نے اس پر ترغیب دلائی تھی جس کے نتیجے میں کچھ طلبا یا اساتذہ ایسے سامنے آئے تھے جنہوں نے یہ نیت کی تھی کہ ہم روزانہ ایک منزل پڑھیں گے اور پڑھتے بھی تھے، اب بھی امید ہے کہ پڑھتے ہوں گے۔ لیکن اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی میں وہ دن آیا کہ روز ایک بار قرآن کریم پڑھنے والے سامنے آ رہے ہیں مَا شَآءَ اللّٰہ۔

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۰۹۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۸۹۔

www.dawateislami.net

48 جامعات المدینہ کے 224 طلبۂ کرام اور ایک مدرس نے ایک دن رات میں مکمل قرآنِ کریم تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ واقعی یہ بہت بڑا کارنامہ ہے، بہت بڑی ہمت ہے اللہ پاک قبول فرمائے اور رِیا سے بچائے، آمین۔ رِیا سے بچنا بڑا مشکل ہے کیونکہ پڑھنے والے کا نام آئے گا کہ "فلاں نے پڑھا ہے، ارے واہ بھئی مَاشَآءَ اللہ!" یہ آزمائشیں تو ہیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم ختم کرنے کے لئے بہت جلدی جلدی پڑھیں یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ، یَعْمَلُوْنَ تَعْمَلُوْنَ اس طرح پڑھیں گے تو یہ پڑھنا نہ ہوا بلکہ پڑھنے میں یہ ضروری ہے کہ ہر حرف اس کے درست مخرج سے ادا ہو۔ اگر پورے قرآن کریم میں ایک حرف بھی غلط ہو گیا تو یہ پورا قران ختم نہ ہوا۔ جیسے "فیضانِ سنّت" کے باب "فیضانِ رمضان" میں تراویح کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ "ایک حرف بھی چبا گئے تو ختم قرآن کی سنت ادا نہ ہو گی۔"(1) لہٰذا جو بھی قرآن کریم پڑھے تو وہ اپنا نام لسٹ میں ڈلوانے یا لوگوں کی واہ واہ حاصل کرنے کے لئے نہ پڑھے کہ مابدولت نے ایک قرآن ختم کیا، خاندان والے مبارک بادیاں دے رہے ہوں، سارے دوست احباب مبارک بادیاں دے رہے ہوں اور آپ ہیں کہ پھولے نہیں سمارہے، تو پھر دیکھ لیں اس میں ثواب کہاں سے لائیں گے! ہر بندہ غور کرے کہ کہیں یہ ریاکاری کی صورت تو نہیں!! ریا کی تعریف یہ ہے کہ "عبادت اس لئے کرنا کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی جگہ بنے، اسے عزت دیں یا اس کو پیسے ملیں۔"(2) لہٰذا عبادت اس لئے کرنا کہ نام ہو، لوگ واہ واہ کریں، عزت بنے تو یہ بھی ریا ہے اور ریاکار جہنم میں جائے گا۔(3) ریاکاری کی حدیثوں میں مذمت بیان کی گئی ہے۔(4) بہر حال! ریا چونٹی سے بھی باریک چال چل کر عمل میں داخل ہو جاتی ہے، پتا بھی نہیں چلتا اور بندہ ریا کر رہا ہوتا ہے، اگر کوئی حوصلہ افزائی یا تعریف نہ کرے تو دل رنجیدہ ہوتا ہے اور عمل نہیں ہو پاتا، عمل اسی صورت میں ہوتا ہے جب کوئی تھوڑا واہ واہ کرنے والا ہو، تعریف کرنے والا ہو۔ اگر کوئی واہ واہ یا

---

1 ...... فیضانِ رمضان، ص۱٦۲۔

2 ...... الزواجر، الباب الاوّل فی الکبائر الباطنیۃ...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر...الخ، ۱/۸٦۔

3 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۳۸ ماخوذاً۔

4 ...... پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے تم پر سب سے زیادہ شرکِ اصغر کا خوف ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاکاری۔ قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کو ان کے اَعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا: ان کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کے لئے تم دنیا میں عمل کیا کرتے تھے، دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ پاتے ہو؟

(شعب الایمان، الخامس والاربعون، باب فی اخلاص العمل للہ، ۵/۳۳۳، حدیث: ٦۸۳۱)

تعریف نہ کرے، صرف یہ بول دے کہ "دعا میں یاد رکھنا" تب بھی بندہ سمجھتا ہے کہ میں نیک آدمی ہوں اس لئے مجھے دعا کا کہا جا رہا ہے۔ یہ بہت خطرناک باتیں ہیں، اللہ کریم اخلاص عطا فرمائے۔

مجاہدِ ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن رضوی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہند کے بہت مشہورِ عالم تھے، اہلِ سنت میں ان کا نام ہے، یہ سن 1980ء میں حج پر آئے تھے، میں بھی اتفاق سے وہاں موجود تھا لیکن مجھے ان کی زیارت نہیں ہو سکی تھی۔ وہاں ایک کلین شیوڈ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ میں نے ان کے ہاتھ چومے تو انہوں نے بھی میرے ہاتھ پکڑ کر چوم لئے اور کہنے لگے: "تم نے میرا ہاتھ چوما تو ہمارا نفس موٹا ہو گیا اس لئے ہم نے بھی تمہارا ہاتھ چوم لیا۔" اگر ہم یہ کرنے بھی جائیں یعنی اگر کوئی ہمارا ہاتھ چومے اور ہم اس کے ہاتھ چوم لیں تو شیطان ہمیں نہیں چھوڑے گا، لوگ کہیں گے حضرت بڑی انکساری کرتے ہیں کہ جب ان کا کوئی ہاتھ چومتا ہے تو حضرت بھی اس کے ہاتھ چوم لیتے ہیں۔ بچ کر جانا کہاں ہے! مدینے میں آقا کے دامن میں پناہ ملے گی، یہاں کہیں پناہ نہیں ہے۔

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا (حدائقِ بخشش)

بس سرکار کے دامن میں پناہ ہے اور کہیں بھی پناہ نہیں، آقا ہماری لاج رکھ لیں۔ ایک دن میں جنہوں نے قرآنِ کریم ختم کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اللہ کریم انہیں برکت دے اور یہ ارادہ کریں کہ ریا سے بچنا ہے، حبِّ جاہ سے بچنا ہے اور واہ واہ کی خواہش کو بھی دبانا ہے۔ مجھے ایک جامعۃ المدینہ کا پتا چلا تھا کہ وہاں کے طلبا کہہ رہے تھے: "ہمارا نام نہیں آنا چاہیے۔" یہ مجھے اچھا لگا کہ ان کا ذہن ہے کہ کہیں ہم ریا میں نہ پڑ جائیں۔

(**جانشینِ** امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا:) مفتی قاسم صاحب کے بارے میں ہے کہ شروع کے دنوں میں فجر کی نماز باجماعت داتا صاحب کے یہاں پڑھتے تھے پھر عشا تک پورا قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) مفتی قاسم صاحب تو اپنے آپ کو حافظ ہی نہیں کہتے تھے، کبھی ان کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ "میں حافظ ہوں۔" اللہ کریم جس کو نوازے۔ بہر حال جو ڈبا خالی ہوتا ہے وہ زیادہ بجتا ہے اور جو ڈبا بھرا ہوتا ہے وہ نہیں بجتا۔ ہم لوگ خالی ڈبے ہیں جو بجتے رہتے ہیں، اللہ کرے ہم بھی اخلاص کے ڈبے میں بھر جائیں، پھر نہیں بجیں گے۔

ایک دن میں قرآنِ کریم پڑھنے والوں کے لئے مبارک بادی

جو لوگ ایک بار قرآن کریم پڑھ چکے ہیں میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں اور یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی تلاوت کا معمول رکھیں، روز کا تو میں بھی مشورہ نہیں دوں گا کہ آپ روز پڑھیں، کیونکہ پڑھ نہیں سکیں گے یہ بہت مشکل ترین معاملہ ہے کہ کوئی پڑھ جائے اور بھی مشاغل ہوتے ہیں مثلاً جامعات المدینہ کے اسباق ہیں، علمِ دین ہے یہ سب بھی جاری رکھنا ہے۔ میری معلومات کے مطابق آخری ریکارڈ ساڑھے آٹھ گھنٹے کا ہے کہ فلاں نے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں پورا قرآن ختم کیا۔ مولا مشکل کشا حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت تھی کہ گھوڑے کی ایک رِکاب میں مبارک قدم رکھتے اور دوسرے رکاب کی طرف قدم جب جاتا اتنے حصے میں آپ پورا قرآن کریم تلاوت کر لیتے۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت نے اسے بیان کیا ہے۔[1] بہر حال حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے یہ ممکن تھا کہ یہ آپ کی کرامت تھی، کرامت ہوتی وہی ہے جو عقل میں نہ آئے اور ویسے بھی ہم ماننے والے ہیں سوچنے والے نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت پر بھی تو ہماری آنکھیں بند ہیں تو مولا علی کے پیچھے کیوں بند نہیں ہوں گی! بالکل یہ پڑھتے تھے، ہم یہ نہیں سوچتے کہ "کیسے پڑھا" جس کی عقل میں کرامت سمجھ نہ آئے ایسی عقل کو ہم گٹر میں بھی نہ پھینکیں کہ گٹر خراب ہو جائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں اولیائے کرام کا دامن ملا، اعلیٰ حضرت کا صدقہ ملا، مولا مشکل کشا کا صدقہ ملا، صحابہ و اہلِ بیت کی خیرات ملی، اللہ کریم ہمیں اسی عقیدے پر رکھے۔ اور کہیں مت جائیں ورنہ بھٹک جائیں گے، بھلے اس کی چمڑی سفید ہو، چمڑی سفید ہونا نور نہیں ہے کیونکہ حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کھال مبارک سفید نہیں تھی مگر ان کے روئیں روئیں میں نور بھرا ہوا تھا، صرف سفید چہرہ نور والا تھوڑی ہوتا ہے! صحابہ کرام کے بارے میں کوئی بکواس کر رہا ہوتا ہے، کوئی اہلِ بیت پر تنقید کر رہا ہوتا ہے، لوگ سمجھتے ہیں سفید داڑھی ہے سفید چمڑی ہے بڑا نورانی چہرہ ہے حقیقت میں وہ شیطانی چہرہ ہے جو میرے آقا کے خدمت گاروں اور صحبت یافتہ صحابہ کرام پر تنقید کرے۔ صحابہ و اہلِ بیت پر ہماری آنکھیں بند ہیں، ان کے خلاف سننے کے لئے ہمارے کان بہرے ہیں۔

ہر صحابیِ نبی! جنتی جنتی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۷۷۴۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا Average Bill کی وجہ سے گھر کی لائٹیں جلا کر رکھ سکتے ہیں؟	5
کیا زمانۂ نبوی میں چاول تھے؟	1		
نفسِ مُطمَئِنّہ کیسے حاصل ہو؟	2	گھر میں مختلف جانور پالنا کیسا؟	9
”صبح بخیر“ کہنا کیسا؟	3	ہیئر ڈریسر کا داڑھی مونڈنا کیسا؟	11
گاڑی میں قرآنِ پاک رکھنا اور میوزک چلانا کیسا؟	3	کیا داڑھی ایک مٹھی ہونے سے پہلے کٹوا سکتے ہیں؟	13
تاریخِ پیدائش کے حساب سے نام رکھنا کیسا؟	4	قرآنِ کریم پڑھنے میں استقامت کیسے حاصل ہو؟	13
خرگوش کھانا کیسا؟	5	ایک دن میں قرآنِ کریم پڑھنے والوں کے لئے مبارک بادی	16

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیرِ قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی، متوفی ٦٧١ھ	دارالفکر بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی ٢٦١ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ٢١١ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
کنز العمال	علی بن حسام الدین المتقی الہندی البرھان فوری، متوفی ٩٧٥ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
الطب النبوی	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ٤٣٠ھ	دار ابن حزم بیروت ١٤٢٧ھ
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ٨٥٥ھ	دارالفکر بیروت
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٠ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٧ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی، متوفی ١٤١٣ھ	بزمِ وقار الدین کراچی ١٩٩٧ء
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ١٠٥٢ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
المواھب اللدنیۃ	شیخ احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ٩٢٣ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٦ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی، متوفی ٩٧٤ھ	دار المعرفۃ بیروت
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٠ھ
فیضانِ رمضان	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غورو فکر" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

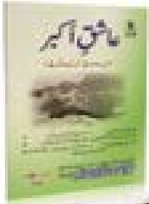

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net